© rasailojaraid.com

آہ کہ ہم شرمندہ ہیں

از قلم۔ مسعود الرحمن بن نقیب فیصل آباد

اے بابری مسجد۔۔۔ ہم۔ اسلام کے "داعی"۔۔۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے "پیروکار"۔۔۔ اپنے اسلاف کے "اخلاف" تجھ سے شرمندہ ہیں ۔۔۔ تو ۔۔۔ کہ جو۔۔۔ نازونعم میں پلی ۔۔۔ قیمتی پوشاک سے سجی۔۔۔ آہ کہ۔۔۔ کریہہ، مکار اور متعصب ہندو بنئے کے ہاتھ پیوند خاک ۔۔۔ ہو گئی۔ تو ہماری پر شکوہ یادوں کی جان تھی۔۔۔ ہماری ہستی کا مان تھی۔۔۔ لیکن ہاں۔۔۔ تو "روح برہمن" کیلئے۔۔۔ سوہان بھی تھی۔۔۔ جبھی تو مجھے یوں مٹا دیا گیا۔۔۔ اور ہم ۔۔۔ صرف اور صرف شرمندہ ہی رہ سکے۔۔۔ کہ منافقت ہماری نس نس میں رچی ہوئی ہے۔۔۔ ہم نے اس "ضرب ستم" کو اپنے "سینہ دل" پر محسوس نہیں کیا کہ جو تجھ پر روا رکھی گئی۔۔۔ ہم نے تیری اس ٹوٹتی آہ کو "سماعت روح" سے نہیں سنا کہ جو بھیانک قہقہوں میں ہمیں پکارتی رہی۔۔۔ ہم نے "چشم بصیرت" سے تیری اس بے بسی کو نہیں دیکھا کہ جو "زندان وحشت" میں تجھ پر گنگناتی رہی ۔۔۔اس کے برعکس ہم پھر سے دنیا کی گہما گہمی میں مست ہیں اور نہیں جانتے کہ "کرگس ہند" ہم سے کیا کچھ لوٹ کرلے گیا ہے۔ بات احساس ہی کی تو ہے، ورگرنہ کبھی ایسا ہوا کہ۔

زاغوں کے تصرف میں "ہو" شاہیں کا نشیمن

شاید۔۔۔ دنیا جان چکی ہے کہ۔۔۔ یہ کم ہمت اور بے عظمت وسطوت مسلم فقط نعرہ لگانے، ٹائر جلانے، وطن کو توڑنے اور بعد ازاں اسے بھولنے کے سوا کچھ نہ کر سکے گا۔۔۔ کہ اب اس کی غیرت میں وہ دم خم نہیں کہ جس نے کبھی اسے سارے جہاں کی سیادت عطا کر رکھی تھی۔۔۔ اس میں اب وہ حمیت نہیں ہے کہ جسکے سبب۔

اس خاک نشین دل کی، ٹھوکر میں زمانہ تھا

اس لئے تو یہ سیکولر نعرے۔۔۔ یہ لادینی سہارے۔۔۔ یہ نظام کفر کی بازگزشت۔۔۔ یہ رشدی کا چرچا۔۔۔ یہ الجزائرو بوسنیا میں رقص موت۔۔۔ یہ آئے دن ذلت مسلم۔۔۔ اور اب یہ شہادت بابری مسجد۔۔۔ سب باری باری وقوع پزیر بھی ہوتے چلے گئے لیکن ہم پھر بھی۔

زمیں جنبد آسماں جنبد نہ جنبد گل محمد

کی عملی تفسیر ہی بنے رہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ چند دن "ہوہا" ضرور کی۔۔۔ اور پھر یوں سکون ہو گیا کہ گویا سب کچھ صحیح ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ درحقیقت ہم غلط ہیں ۔۔۔ یاد رکھئے!۔۔۔ یہ سب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واقعات باطل کے ابھی چھوٹے مہرے ہیں ... تاکہ وہ ہماری شرح جذباتیت کا اندازہ کرسکے... اور جس دن ہم اس کے معیار پر آگئے تو اس دم وہ پھر اپنا اصل اور شائد آخری مہرہ پھینکے گا جسکے اثرات خدا جانے کتنے بھیانک ہونگے .... اللہ اس وقت سے بچائے ... یہ سب کچھ "زبان قلم" پر اس لئے ہے کہ اب۔

محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

کاش کہ ہم سوچیں .... غور کریں .... تفکر کی دنیا میں جائیں اور متجسس ہوں کہ آخر کیوں ...

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

کیا سبب ہے کہ ملت اسلامیہ کا اب وہ رعب، دبدبہ، آن، شان اور وقار نہیں ہے کہ جس سے کبھی قیصرو کسریٰ کے پتے پانی ہو جایا کرتے تھے ..... آخر کیوں ہم اس بوڑھے شیر کی مانند ہو چلے ہیں کہ جسکا دم ایک ہی دھاڑ کے بعد پھولنے لگتا ہے .... رقت روح جب گوہرہائے اشک .... دل کی سیج پر سجاتی ہے تو پھر یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ .... اس ذلت کا سبب اخلاقی غیرت وحمیت کا فقدان ہے ... حیا وہ موتی ہے جو دیگر مذاہب کی نسبت اسلام کے پیرہن میں سب سے نمایاں اور پرضیا ہے ... اور افسوس کہ اسے ہی ہم کھو بیٹھے ہیں ... دیکھئے! ... پلاننگ یہود کی ہو یا ہنود کی ... سازش مغرب میں پلے یا مشرق ... ہماری تباہی میں سب سے زیادہ عمل دخل ہمارے کمزور عقیدے اور اخلاق کا ہے .... لوہا تو ہم نے کب سے گرم کر رکھا تھا... باطل تو فقط ضرب لگانے کا سزا وار ہے ... سو اس سے کیا گلہ ؟ کمزوری ہم میں تھی جسکا فائدہ بالاخر اعداء نے اٹھالیا.... وگرنہ جب تلک غیرت کا نور روح میں رقصاں ہو، اس وقت تک کسی کو آنکھ اٹھانے کی بھی جرات وجسارت نہیں ہوتی ..... مدت ہو چلی کہ ہم اسلام کے دامن میں ہیں اور "مسلمان" کے تمغے سے مزین ہیں .... یہ دونوں ہی بڑی پر وقار اور پرشکوہ نعمتیں ہیں ... آخر کیوں ؟ ... کیا یہ نعمتیں "کھوکھلی" ہیں .....بالکل نہیں ... حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی ان سے انصاف نہیں کرسکے .... وگرنہ ہمارے اسلاف بھی تو تھے ہی ...کہ جن کی ہیبت سے دریاؤں کے دل دہل جاتے تھے اور پہاڑ اپنا غرور توڑ دیتے تھے .... لیکن افسوس کہ آج۔

نہ وہ حسن میں رہی شوخیاں نہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی نہ وہ خم ہے زلف ایاز میں

ہماری بے حسی باطل کو اس نظریے پر راسخ کرتی چلی جارہی ہے کہ اب کسی خالدؓ کسی زبیرؓ کسی محمد ابن قاسمؒ اور کسی ایوبیؒ کی آمد ممکن نہیں ... اس پر آشکار ہوچکا ہے کہ اب یہ قوم نعروں سے آگے نہیں جاسکتی .... اس لئے وہ ضرب کاری لگاتا رہتا ہے ....یہ بابری مسجد کی شہادت کیا ہے ؟ ...اسی سلسلے کی اک کڑی ہے ....کاش کہ ہم جان لیں ... کہ یہ فقط پتھر کی چند اینٹیں نہیں گرائی گئی بلکہ اس کے درپردہ ہمارے ایمان کو منہدم کیا گیا ہے .... ان دشمنوں کے سامنے پتھر کی بنی کوئی عمارت نہ تھی بلکہ پورا اک اسلامی وجود تھا جسے مٹانے کیلئے یہ روز اول سے مچلتے، تڑپتے اور بپھرتے چلے آ رہے ہیں .... بابری مسجد تو اک بہانہ تھا، ان اسلام دشمن قوتوں کا اصل مقصد تو "قلب مسلم" پر بجلی گرانا تھا.... اور بالخصوص ہندو تو ہے ہی جنم جنم کا دشمن ... شائد کفار مکہ بھی اسلام دشمنی میں اس تعصب کو نہیں چھو سکے کہ جو اس کی رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے ... اس لئے برس ہا برس ایک ساتھ رہنے اور بعدازاں آزاد ہونے کے باوجود بھی ان کی ہم سے عداوت ختم نہیں ہوسکی ... اور ختم تو کجا کم بھی نہیں ہوسکی ... ہمارا وجود برہمن کی آنکھ میں خار کی طرح پیوست ہے جسے وہ ہر حال میں نیست ونابود کرنا چاہتا ہے .... ویڈیو کے ذریعے اخلاقی موت تو وہ ہمیں کب کی دے چکا ... ہاں لحم ولہو کا ... بلحاظ فطرت ... روح سے اک رشتہ ضرور قائم ہے جسے توڑ دینا اور اپنا دوسرا بڑا مقصد سمجھتا ہے ... اللہ اپنا کرم فرمائے اور محفوظ رکھے ... لیکن فقط دعاؤں سے کچھ نہیں ہوتا کہ اصل چیز عمل ہے حاصل ہوجائے تو ....

دین اسلام جسم کے ساتھ ساتھ روح کی طہارت ورفعت کا بھی اہتمام کرتا ہے ... اس تازگی اور پاکیزگی سے مراد اختلاف ہوا کرتی ہے .... اور یہ وہ دولت ہے کہ جس سے آج کے مسلمان کادامن تہی ہے ... بات سچی بھی ہے اور کڑوی بھی ... لیکن کہنے دیجئے ! ... کہ چند دن بعد دیکھیئے کہ کیا ہوتا ہے ؟ جب ذرا خون مسلم آنکھیں موند لے گا اور جوش وجذبہ تھک جائے گا تو بابری مسجد کیلئے جان تک وارنے کا یہ دعویدار پھر ان سرگرمیوں میں کھو جائے گا جن کا وجود اخلاقیات کے لیے زہر قاتل ہے .... سڑکوں پر نعروں میں گم ... محبت مسجد کا داعی اور ٹائر جلانے والا یہ نوجوان .... جلد ہی کسی ویڈیو پوائنٹ پر انڈین فلم کیلئے کوشاں نظر آنے لگے گا ... اس کی زبان ... کہ جو اب ہندو نفرت کے راگ الاپ رہی ہے ... فلموں کے انتخاب ... ان کے گیت اور کہانی پر "سیر حاصل" بحث میں مشغول ہوجائے گی ... اور یہ منچلا بھول جائے گا کہ اس کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محبوب ہیرو .... لاکھ جو مرضی کہتا پھرے ... آخر ایک ہندو ہے ... اور ہندو اس "نجس فطرت" کا مالک ہے کہ جس سے مسلماں کا اپنے لئے خیر کی توقع رکھنا بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے سانپ سے امید سچائی باندھنا۔

ساتھیو! باتیں بے حد تلخ ہیں لیکن درحقیقت یہ ہماری منزل کا وہ "شاہکار" ہیں کہ جس کے سبب دشمن کو بابری مسجد شہید کرنے تک کا حوصلہ پیدا ہوا .... اس طور یہ اخلاقی گراوٹ' بابری مسجد کے المیے سے بھی زیادہ المناک ہے .... مساجد تو بنتی رہتی ہیں لیکن اگر یہ ایمانی عمارت شکستہ ہوجائے تو پھر کچھ نہیں بن پاتا ... حالیہ غم وغصہ اور غیظ وغضب بالکل بجا اور مبنی برحق! ... لیکن خدارا! اس اخلاقی ٹوٹ پھوٹ کو بھی دیکھیئے کہ جو ہمارے لیے سب سے مقدم دولت ہے ...!

یاد رکھیئے!... اگر یہ دولت ہے تو ہم ہیں .... ہمارا وجود ہے ...ہمارا وطن اور ہماری مساجد ہیں .... اور اگر یہ نہیں ہے ... تو پھر یارو ... کا ہے کی آہ وپکار اور شکوہ کہ گر ....

ثریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

(وما علینا الا البلاغ)

اہم اعلان

جن حضرات کو رسالے کے سالانہ چندے کے متعلق اطلاعتی کارڈ ارسال کئے جا چکے ہیں وہ فوراً اپنا سالانہ چندہ بھیج دیں۔ ورنہ ان کو فروری اور مارچ کا خصوصی شمارہ ارسال نہیں کیا جائے گا۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com